ہلدی کی پیداواری ٹیکنالوجی

2018-19

ہلدی کی کاشت

ہلدی موسم گرما کی ایک نہایت اہم اور نفع بخش مصالحہ دار فصل ہے۔اس کا استعمال تھوڑی مقدار میں مگر ہر گھر میں ہوتا ہے۔جس سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔گھروں میں عام طور پر ہلدی سالن کا رنگ اور ذائقہ اچھا بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔یہ خون صاف کرتی ہے۔جس کی بدولت اسے متعدد ادویات کی تیاری میں شامل کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے۔کہ کچی ہلدی کو سوجی اور دیسی گھی کے ساتھ ملا کر اور اس میں حسب ذائقہ چینی ڈال کر مٹھائی بنائی جائے اور اسے سردیوں میں یعنی جنوری کے مہینے میں استعمال کیا جائے۔تو گرمیوں میں انسان پت ، پھوڑے اور پھنسیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے بھی ہلدی بہت منافع بخش فصل ہے۔کیونکہ اس کے علاوہ اس سے رنگ بھی اخذ کیا جاتا ہے۔

آب وہوا:

ہلدی کی کامیاب کاشت کے لیے مرطوب اور معتدل آب ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔پنجاب میں ہلدی کاشت کرنے کا بہترین وقت وسط اپریل تک ہے۔اور فصل جنوری میں برداشت کے قابل ہوجاتی ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت:

فصل سے اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو،موزوں رہتی ہے۔جس کھیت میں ہلدی لگانا مقصود ہو اس کا اچھی طرح ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔تا کہ اس میں آبپاشی یا بارش کا پانی کھڑا نہ رہے۔مذکورہ کھیت میں ہلدی کی کاشت سے کم از کم ایک مہینہ پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 25 سے 30 ٹن فی ایکڑ ڈال کی کھیت میں اچھی طرح ملادیں۔اگر اس کھیت میں سبز کھاد دبادی گئی ہو تو اور مفید ہو گا کیونکہ نامیاتی مادہ کی موجودگی کامیاب فصل اور اچھی پیداوار کی ضمانت ہے۔فصل کی کاشت شروع کرنے سے پہلے تین بوری سپر فاسفیٹ اور دو بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈال کر کھیت میں اچھی طرح ملادیں۔ایک ایکڑ رقبہ کاشت کرنے کے لیے 600-700 کلوگرام بیج درکار ہوتا ہے۔تجربات سے پتہ چلا ہے۔کہ اگر درمیان والی گول گھٹیاں بیج کے لیے استعمال کی جائیں تو پیداوار میں کافی اضافہ ہوجاتا ہے۔لہذا برداشت کے وقت درمیان والی گھٹیاں چن کے بیج کے لیے مختص کر لی جانی چاہییں۔ہموار زمین پر قطار سے قطار کا فاصلہ 45-50 سینٹی میٹر اور پودوں کے درمیان 15-20 سینٹی میٹر رکھ کر کھرپہ کی مدد سے تقریباً 5 سینٹی میٹر گہرا بیج کاشت کریں۔اور کاشت کے بعد کھیت میں 3 سینٹی میٹر کھوری کی تہ بچھا دیں کھوری ڈالنے سے زمین کی نمی زیادہ دیر تک برقرار رہے گی۔جس کی بدولت درجہ حرارت بھی کم رہے گا اور ہلدی کی گھٹیاں گرمی کے نقصان دہ اثر سے محفوظ رہیں گی۔فصل کا اگاؤ اچھا، بڑھوتری تسلی بخش اور پیداوار زیادہ ہوگی۔ہلدی کا اگاؤ کاشت سے ایک ماہ بعد شروع ہوجاتا ہے۔اور تقریباً تین ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ہلدی کی کاشت 60-70 سینٹی میٹر کے فاصلے پر بنائی گئی وٹوں پر بھی کی جاسکتی ہے۔لیکن ہموار زمین پر کاشت کی ہوئی فصل زیادہ پیداوار دیتی ہے۔اس فصل کی کاشت وتر زمین میں بھی کی جاسکتی ہے۔بعد میں بوقت ضرورت پانی لگادیں۔اس طریقہ سے پانی کی بچت ہوسکتی ہے۔

آبپاشی،نلائی اور کیمیائی کھاد کا استعمال:

فصل کی کاشت کے فوراً بعد آبپاشی کردیں اور ہر ہفتہ بعد آبپاشی کرتے رہیں لیکن یہ خیال ضرور رکھیں کہ پانی کھیت میں کھڑا نہ رہے ورنہ ہلدی کی گھٹیاں گل جائیں گی اور فصل ناکام ہوجائے گی۔کھیت میں کھوری ڈالے جانے کی صورت میں بوٹیاں کم اُگیں گی اور جو اُگ آئیں تو ان کو بارشوں کے موسم تک کھیت سے نہ نکالیں بصورت دیگر ایک تو ہلدی کی گھٹیاں ضائع ہوں گی اور دوسرے سطح زمین پر گرمی کا اثر مقابلتاً زیادہ ہوگا۔جب بارشیں شروع ہوں تو

کھیت سے جڑی بوٹیاں نکال دیں اور فصل کی صفائی کر دیں لیکن بہتر ہوگا کہ جڑی بوٹیاں کاٹنے کے بعد کھیت ہی میں پڑا رہنے دیں۔ اس طرح یہ گل سڑ کر زمین میں ہی شامل ہو جائیں گی اور زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار بڑھا کر فصل کی بڑھوتری پر مثبت اثر ڈالیں گی۔ فصل کی اچھی نشوونما کے لیے دو تین بار گوڈی کریں۔ ہلدی کی فصل کے لئے کیمیائی کھادیں بلحاظ 16-32-72 بالترتیب نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش فی ایکڑ استعمال کریں۔ نائٹروجنی کھاد چار اقساط میں استعمال کریں پہلی قسط بجائی کے وقت دوسری ایک ماہ، تیسری دو ماہ اور چوتھی تین ماہ بعد ڈالیں۔ فصل میں گوڈی کر کے پودوں کو مٹی چڑھا دیں اس طرح پودوں کی نشوونما اچھی اور پیداوار زیادہ حاصل ہو گی۔

برداشت:

ہلدی کی فصل کے پتے شروع جنوری تک بالکل سوکھ جاتے ہیں اور فصل برداشت کے قابل ہو جاتی ہے۔ جب برداشت کرنے کا پروگرام ہو تو کھیت میں ہلکی سی آبپاشی کر دیں اور تین چار دن بعد مناسب وتر میں پتے اکٹھے کر کے کسی کی مدد سے برداشت کریں۔ فصل کی برداشت وتر میں کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر زمین زیادہ گیلی ہوگی تو برداشت صحیح نہ ہوگی اور گھٹیوں پر سے مٹی وغیرہ بھی نہیں اترے گی برداشت میں دقت بھی ہوگی اور گھٹیاں بھی ٹوٹ جائیں گی۔

بیج محفوظ کرنا:

اگر کاشت کی گئی ہلدی میں آئندہ فصل کے لیے بیج رکھنا ہو تو بیج کا کچھ حصہ کھیت میں رہنے دیں اور کاشت سے چند روز قبل برداشت کر لیں لیکن اگر بیج خرید کر بونا ہو تو بہتر ہے۔ کہ بیج شروع موسم میں ہی خرید لیں اس طرح ایک تو بیج سستا مل جائے گا اور دوسرے اپنی مرضی کا اچھا بیج حاصل ہو جائے گا ورنہ آخر موسم میں بیج ایک تو کافی مہنگا ملے گا اور پھر وہ اتنا اچھا بھی نہ ہوگا۔ اچھے بیج پر اگر چند دام زائد بھی خرچ کر دیں تو گھاٹے کا سودا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اچھا بیج ہی اچھی فصل اور زیادہ پیداوار کا ضامن ہوتا ہے۔ بیج کو اگلی فصل کی کاشت تک محفوظ اور تازہ رکھنے کے لیے اسے کسی سایہ دار جگہ پر رکھیں اور اس پر مٹی کی 4-7 سینٹی میٹر تہہ بچھا دیں۔ اس طرح ہلدی کی گھٹیاں بالکل محفوظ رہیں گی۔

ہلدی اُبالنے، سکھانے اور پالش کرنے کا طریقہ:

خام ہلدی کو کھیت سے نکالنے کے بعد اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسے حسب ذیل طریقوں سے سکھایا جاتا ہے۔

اُبال کر سکھانا:

ہلدی کی گھٹیوں کو ایک گھنٹہ تک پانی میں ابالا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بڑے بڑے کڑاہے استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن گھریلو استعمال کے لیے گڑ بنانے والے کڑاہے اور بھٹیاں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔ جب گھٹیاں ہاتھ سے دبانے پر نرم معلوم ہوں تو ان کو دھوپ میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ آٹھ دس دن میں خشک ہو جاتی ہیں۔ ہلدی کو ایسے موسم میں ابالنا چاہیے جب مطلع ابر آلودہ نہ ہو اور بارش کا بھی امکان نہ ہو کیونکہ اگر مطلع ابر آلود ہو گا تو ہلدی کی گھٹیاں جلد خشک نہیں ہوں گی اور ان کی اندرونی رنگت بھی خراب ہو جائے گی۔ ہلدی اگانے والے علاقوں میں ہلدی ابال کر خشک کرنے کا طریقہ رائج ہے۔

بھون کر سکھانا:

اس طریقہ سے ہلدی کی گٹھیوں پر سرسوں کا تیل لگا کر بھوننے والی بھٹیوں پر آٹھ دس منٹ تک بھونا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کو نکال کر خشک کر لیا

جاتا ہے۔اس طریقہ سے گھٹیاں دوتین دن میں خشک ہو جاتی ہیں جن علاقوں میں مطلع ابر آلود رہے اور بارشوں کا امکان ہو وہاں یہ طریقہ زیادہ کامیاب رہتا ہے۔

قسم: ہلدی لوکل

بیماری: پتوں کے داغ۔

علامات: پتوں پر چھوٹے چھوٹے نمدار دھبے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں جو بعد میں پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں اور بعدازاں یہ دھبے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں شدید گرمی کی صورت میں یہ دھبے آپس میں مل جاتے ہیں اور پودا اپنی غذائی ضروریات اچھی طرح سے پوری نہیں کر پاتا۔

تدارک: بیماری کے ظاہر ہوتے ہی مندرجہ ذیل پھپھوندکش ادویات میں سے ادل بدل کے اُصول کو مدنظر رکھتے ہوئے 5دن کے وقفے سے اچھی طرح سپرے کریں تاکہ پودا مکمل طور پر پھپھوندکش زہر سے بھیگ جائے۔کاپر آکسی کلورائیڈ 300 گرام فی ایکڑ،ٹیبوکونازول پلس ٹرائی فلوکسی سٹروبن 70 گرام فی ایکڑ،ایزوکسی سٹروبن پلس پروپی کونازول 250ملی لیٹر فی ایکڑ،ڈائی فینوکونازول پلس پروپی کونازول 150 گرام فی ایکڑ،سلفر 800ملی لیٹر،تھائیوفینیٹ میتھائل پلس کلوروتھیلونل 300 گرام فی ایکڑ۔

بیماری: سبزیوں کے۔خطیئے (نیماٹوڈز)

علامات: اس بیماری کا سبب نیماٹوڈ ہے پودے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے۔پتے پیلے سے نظر آتے ہیں پودے مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں متاثرہ پودے کو اکھاڑ کر دیکھا جائے تو جڑوں پر چھوٹی چھوٹی گانٹھیں نظر آتی ہیں۔خطیئے پودوں کی جڑوں کو زخمی کر دیتے ہیں اور دیگر بیماری پھیلانے والے جراثیم کی منتقلی کا سبب بھی بنتے ہیں جیسے کہ سرانڈ مرجھاؤ اور گلاؤ۔

تدارک: خطیئے کی روک تھام کے لیے کاربوفیوران بحساب 8 کلوگرام فی ایکڑ یا کاڈوسافوس بحساب 12 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔

بیماری: بیج کا گلاؤ/نوخیز پودوں کا مرجھاؤ ۔

علامات: پھپھوند بیج کے گلاؤ کا باعث ہے۔بیج سے پودا نکل ہی نہیں پاتا یا نکلتے ساتھ ہی مر جاتا ہے اگر بیماری بڑے پودے پر آئے تو وہ مرجھا کر خشک ہو جاتے ہیں اور مر جاتے ہیں

تدارک: متاثرہ کھیت میں بوائی نہ کریں۔بیج کو ہمیشہ پھپھوندکش زہر لگا کر کاشت کریں۔بیج کو مندرجہ ذیل پھپھوندکش زہروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے زہر پاشی کریں ایزوکسی سٹروبن پلس ڈائی فینا کونازول 700ملی لیٹر،فوسیٹائل ایلومینیم 1.5 کلوگرام فی ایکڑ،تھائیوفنیٹ میتھائل پلس کلوروتھیلونل 1.5 کلوگرام فی ایکڑ۔